آؤ ۔۔۔ اب ہم امن بُنتے ہیں!

WISE

Women in Struggle for Empowerment

آؤ۔۔۔اب ہم امن بُنتے ہیں!

زندگی کے دو ہی رنگ ہیں۔امن یا انتشار، دیگر تمام خوبصورتیوں اور بدصورتیوں کے رنگ انہی جڑوں سے پنپتے ہیں۔امن پر کھلنے والا پہلا شگوفہ سکون سے اطمینان ہے۔یہ سکون واطمینان زندگی کا لازمی جزو ہے۔اس کے روپہلے رنگ پہنی آسودگی کی اساس ہیں جو گھر، معاشرے، ملک اور پورے کرہ ارض کو اپنی دلفریب مہک سے زندہ رکھتے ہیں۔انسان کی صلاحیتوں سے کماحقہ مستفید ہونے کے لیے ذہنی سکون آبِ حیات کا کام کرتا ہے۔

اس کے برعکس انتشار زندگی کے سبھی رنگوں کو منتشر کر دیتا ہے اور اس کا سب سے پہلا وار سکون کی موت ہے۔ایک فرد کی بے سکونی کے اثرات لامحدود ہیں۔ ہمارا ہر احساس اچھا یا برا منتقل ہوتا ہے ہر لمس میں ۔ ماں کا اطمینان، بچے کے سکون کے لیے لازم ہے اور یہ سلسلہ تو یہ بہت دراز ہے۔آیئے امن کے بیج بوئیں اور خوشیوں کے پھولوں سے زیست کو مہکتا اور دمکتا بنائیں۔آیئے اپنے لمس میں احساس محبت اور تعلق میں احترام کے رنگ سجائیں۔آیئے اس زمین کو دل سے جینے کے قابل بنائیں۔ذیل میں پاکستان اور انڈیا کے مابین مشترکہ مسائل اور معاملات کو بیان کیا گیا ہے۔جس کا براہ راست اثر دونوں ملکوں کے امن سے جڑا ہے۔

(1) سندھ طاس معاہدہ (1960)

پس منظر: 1947 میں تقسیم ہند کے بعد دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم پر تنازعات پیدا ہو گئے یہ دریا (سندھ، جہلم، چناب، جہلم، راوی، بیاس اور ستلج) بھارت سے بہتے ہوئے پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔جس کی وجہ سے پانی کی حفاظت اور استعمال دونوں ملکوں کے لیے اہم مسئلہ رہا ہے۔سندھ آبی معاہدہ (IWT) پر 19 ستمبر، 1960ء کو کراچی میں ہندوستان کے وزیراعظم جواہر لعل نہرو اور پاکستان کے صدر ایوب خان نے دستخط کیے تھے اور ان کی ثالثی کا کردار، ورلڈ بینک نے ادا کیا تھا۔اس معاہدے کی رو سے مشرقی دریاؤں (راوی، بیاس، ستلج) کا پانی بھارت کے خصوصی استعمالات کے لیے مختص کیا گیا۔"جبکہ مغربی دریا سندھ، جہلم اور چناب) پاکستان کے لیے مختص کر دیے گئے۔ان دریاؤں کا پانی محدود پیمانے پر ہندوستان استعمال کر سکتا ہے (یہ استعمال آبپاشی، پن بجلی، نیویگیشن کے لیے نہیں ہیں۔) تنازعات کے حل کا طریقہ کار کے لیے مستقل انڈس کمیشن، غیر جانبدار ماہرین اور بین الاقوامی ثالثی عدالت شامل ہیں۔سندھ طاس معاہدہ (IWT) کو عالمی سطح پر پانی کی تقسیم کے سب سے کامیاب معاہدوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، جو جنگ کے حالات اور سیاسی تناؤ سے محفوظ رہا ہے۔کشن گنگا اور بگلیہار جیسے پن بجلی کے منصوبہ جات تنازعات کی وجہ سے ثالثی کارروائی کی طرف پیش رفت کرنا پڑی۔2023ء میں بھارت نے پاکستان کو معاہدے کے تنازعاتی پہلوؤں کے حل کے عمل میں ترامیم کرنے کے لیے ایک نوٹس بھیجا۔

(2) تجارتی تعلقات

تاریخی جائزہ: حصول آزادی کے بعد، ہندوستان اور پاکستان اہم تجارتی شراکت دار تھے۔ لیکن سیاسی کشیدگی اور جنگوں (1947,1965,1971، کارگل 1999) نے تجارت کو بہت کم کر دیا۔ "سارک فریم ورک میں ساؤتھ ایشئن فری ٹریڈ ایریا (SAFTA) معاہدے کے تحت تجارت کو منظم کیا گیا۔ زیادہ تر تجارت واہگہ اٹاری بارڈر (پنجاب) اور بحری راستوں کے ذریعے کراچی اور ممبئی کے درمیان کی جاتی ہے۔ ہندوستان سے پاکستان میں درآمد ہونے والی اشیاء کیمیکل، کپاس، سبزیاں، رنگ، مشینری اور فارماسوٹیکلز ہیں۔ اور پاکستان سے ہندوستان کو برآمد کی جانے والی اشیاء پھل، (خصوصاً آم)، سیمنٹ، ٹیکسٹائل، معدنیات اور خشک میوہ جات ہیں۔

فروری 2019ء میں پلوامہ حملے کے بعد بھارت نے پاکستان کے پسندیدہ ترین قوم (MFN) ہونے کا درجہ واپس لے لیا۔ اگست 2019ء میں، ہندوستان کی جانب سے آرٹیکل 370 (جموں کشمیر کی خصوصی حیثیت) کو منسوخ کرنے کے بعد پاکستان نے دوطرفہ تجارت کو معطل کر دیا۔ فی الحال صرف محدود پیمانے پر بالواسطہ تجارت ہوتی ہے جو متحدہ عرب امارات (UAE) کے ذریعے ہوتی ہے۔

(3) سفر اور لوگوں کے باہمی روابط

سیکورٹی خدشات کے پیش نظر دونوں ممالک کے پاس ایک محدود اور باہمی ویزا پالیسی ہے۔ یہ خصوصی زمروں میں شامل ہیں۔ مذہبی بنیادوں پر آنے کے لیے یاتریوں کے ویزے (مثلاً سکھ یاتریوں کی ننکانہ صاحب پاکستان آمد، مسلمانوں کے لیے اجمیر شریف، ہندوستان کی حاضری کے لیے) محدود شعبہ جات کے لیے کاروباری ویزا۔ منقسم خاندانوں کے لیے ملاقات کی غرض سے ویزا۔

ذرائع آمدورفت:

1) ریل: سمجھوتہ ایکسپریس (دہلی سے اٹاری، لاہور 2019ء سے معطل ہے۔)

2) بس: دہلی سے لاہور براسطہ واہگہ بارڈر اور سری نگر سے مظفرآباد بس سروسز 2019ء سے معطل ہے۔

فضائی راستہ: براہ راست پروازیں نہ ہونے کے برابر ہیں اور فی الحال تو بالکل معطل ہیں۔

خصوصی راہداریاں: کرتارپور راہداری (جو نومبر 2019ء سے فعال ہے) کے ذریعے، کشیدگی کے باوجود ہندوستانی زائرین کو بغیر ویزا گوردوارہ دربار صاحب تک سفر کی اجازت ہے۔

(4) ہندوستان اور پاکستان میں ہوا کا معیار اور سموگ

ہندوستان اور پاکستان میں اور خصوصاً دونوں ممالک کے شمالی علاقہ جات میں موسم سرما (اکتوبر تا جنوری) میں بدترین ہوا کے معیار کا تجربہ ہو چکا ہے۔ اس دورانیے میں سموگ جو دھوئیں اور دھند کا زہریلا مرکب ہوتا ہے، شہروں کو مکمل طور پر ڈھانپ لیتا ہے۔ یہ حدنگاہ کو بے حد کم کرنے دینے کا موجب بنتا ہے اور تمام جانداروں کے لیے انتہائی مضر صحت بھی ہے۔ یہ روزمرہ زندگی کو متاثر کرتا ہے فطرت میں آلودگی میں اضافے کا یہ مسئلہ سرحدوں کو نہیں جانتا اور یہ آلودگی کے موسمی اثرات کو سرحد کے دونوں طرف منتقل کر سکتا ہے۔

(ا) فصلوں کی باقیات کو جلانا: ہندوستان اور پاکستان دونوں جانب کے پنجاب کے علاقوں میں چاولوں کی فصل کے حصول کے بعد اس کی باقیات کو جلایا جاتا ہے۔ اس عمل کے نتیجے میں خارج ہونے والے ذرات (PM5.2) اور (PM10) ہوا میں شامل ہو کر مضر صحت سموگ کی تخلیق

کی بڑی وجہ ہے۔

(۲) گاڑیوں سے دھوئیں کا اخراج: شہروں کے تیزی سے پھیلاؤ کے نتیجے میں ذرائع آمدورفت میں ہونے والا اضافہ اور پرانی ناقص گاڑیوں سے خارج ہونے والا دھواں، نائٹروجن آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور دھوئیں کے ذرات پر مشتمل ہوتا ہے۔

(۳) صنعتی آلودگی: اینٹوں کے بھٹوں، سیمنٹ کے کارخانوں اور پاور پلانٹس سے خارج ہونے والے مضرِ صحت اجزاء کا ناقص کنٹرولنگ انتظام فضائی آلودگی میں خاطر خواہ اضافے کا باعث بنتا ہے۔

(۴) تعمیراتی عمل کے دوران دھول مٹی کی بہتات: بڑے پیمانے پر عمل پذیر تعمیراتی منصوبوں کے نتیجے میں ہوا دھول مٹی سے اٹ جاتی ہے جو سانس لینے میں دشواری پیدا کرتی ہے۔

(۵) موسمی حالات: سردیوں میں درجہ حرارت کی کمی فضا میں موجود آلودگی کے عناصر کو زمین سے قریب تر کر دیتی ہے جو سموگ کی شدت سے اثر انداز ہونے کی وجہ بنتی ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کے صحت پر اثرات: آنکھوں میں جلن، گلے کی خرابی اور جلدی مسائل پھیپھڑوں کی کارگزاری میں تعطل، دمہ کے حملے میں اضافہ، دل کے امراض، سانس کی مستقل بیماری، فالج اور قبل از وقت اموات جیسے خطرات میں اضافہ۔ ایسی خراب صورتحال میں بچے، بوڑھے، اور پہلے سے متاثرہ صحت کے حامل افراد سب سے زیادہ خطرے سے دوچار ہوتے ہیں۔

سموگ سے متاثر ہونے والے قابلِ ذکر علاقے: ہندوستان: ، دہلی، امرتسر، لدھیانہ، کانپور لکھنو۔ پاکستان: لاہور، فیصل آباد، گوجرانولہ۔ دونوں اطراف کے ان شہروں میں سموگ کے باعث AQI کی سطح اکثر 400 کی خطرناک حد سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔

حکومتی اقدامات: (ا) ٹریفک اسکیمیں۔ (۲) فصلوں کی باقیات کو جلانے کے خلاف کریک ڈاؤن کے لیے تنظیم سازی۔ (۳) اینٹوں کے بھٹوں کے لیے جگہ کی تبدیلی اور بہتری کے لیے اقداماتی عوامل۔

عوامی اقدامات: (ا) کھانے پکانے کے لیے ایسے ایندھن کا استعمال جو مضرِ صحت نہ ہو۔ (۲) بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کا استعمال۔ (۳) ماحول کو صاف رکھنے کے لیے کارآمد پلیمنٹس کا استعمال۔ (۴) صحت سے متعلق احتیاطی تدابیر سے آگاہی مہمات کا انعقاد۔ (۵) دونوں طرف ممکنہ امکانات و اقدامات۔

مستقبل کا لائحہ عمل

سیاسی تناؤ کے باوجود سندھ طاس معاہدہ کے تحت آبی تعاون ان چند اہم معاملات میں سے ایک ہے، جن پر ہندوستان اور پاکستان کو سنجیدگی سے کام کرنا ہے۔ تجارت اور سفر جنہیں کبھی اعتماد کی بحالی کے اقدامات کے طور پر دیکھا جاتا تھا 2019ء سے بڑی حد تک معطل کر دیے گئے ہیں۔ صرف مذہبی اور انسانی ہمدردی کے تحت محدود پیمانے پر باہمی نقل و حرکت کا عمل جاری ہے منقطع روابط کو بحال کرنے سے باہمی اقتصادی اور سماجی فوائد کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لیے دونوں جانب سے اہم سیاسی عزم اور اعتماد کی بحالی کے لیے مؤثر اقدامات کی ضرورت ہے۔

ہندوستان اور پاکستان میں فضائی آلودگی ایک مشترکہ ماحولیاتی اور صحت عامہ کے بحران کا مسئلہ ہے۔ جبکہ دونوں طرف کی قومی پالیسیوں کا مقصد سموگ کو کم کرنا ہے۔ لیکن اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے بین الاقوامی نوعیت کا علاقائی تعاون، صاف اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، کاشتکاری کے لیے محفوظ مؤثر اور پائیدار طریقوں کا فروغ، توانائی کے حصول کے لیے ماحول دوست ذرائع کا استعمال از حد ضروری ہے۔ مشترکہ اقدامات پر عمل پیرا ہوئے بغیر سموگ پر قابو پانا ممکن نہیں۔ ورنہ ہر سال سردیوں میں اس خطرناک ماحولیاتی عذاب سے دوچار ہو کر ہم سرحد کے دونوں جانب موجود لاکھوں جانوں کو خطرے سے دوچار کرتے رہیں گے۔ کیونکہ سموگ کا مسئلہ سرحد کے دونوں جانب موجود ہے اور اس پر حد بندی ممکن نہیں۔ اس لیے ہندوستان اور پاکستان کو اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے مربوط حکمت عملی تشکیل دینا ہوگی جیسا کہ مشترکہ ابتدائی وارننگ سسٹم، زرعی اصلاحات سموگ پیدا کرنے والے عوامل میں کمی کے لیے مشترکہ منصوبوں کی تشکیل۔ ان اقدامات کی مدد سے ماحول پر مثبت اثرات مرتب کیے جا سکتے ہیں۔